جز مثن کا منا یہ یہود و نصاریٰ کی پرانی عادت رہی ہے۔ اب بھی یہی کیا جا رہا ہے کہ "وحدت ادیان" کا خوشنما نعرہ لگا کر دراصل اسلام کو کمزور اور ختم کرنا مقصود ہے۔

اللہ رب العزت نے اہل اسلام کو طاغوت کی ایسی چالوں سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ودوالو تکفرون کما کفروا فتکونون سواء (۱۵) وہ دل سے چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کا ارتکاب کرو جیسے انھوں نے کفر کیا تاکہ تم سب برابر ہو جاؤ) اب اس آیت کریمہ کی روشنی میں "وحدت ادیان" کے اس نعرہ اور دعوت پر غور کیجئے کہ کیا ان کی یہی سازش نہیں کہ وہ اہل اسلام کو بھی اپنے ساتھ ملا کر اپنے جیسا کریں اور سب کو برابر درجہ حاصل ہو جائے۔ اب اس دعوت کے نتیجہ میں سب مسلمان تو ہوں گے نہیں۔ ہاں البتہ جو انہیں حق پر اور سچے مذہب پر قائم ملنے گا وہ انہی جیسا کافر ہو جائے گا اور یہی ان کی چال ہے۔

اس دعوت کا مقصد شہادتوں کا زیاں اور جہاد کی نفی ہے:

اس دعوت گناہ کا مقصد اسلام اور کفر کے مابین قائم فرق و امتیاز کو ختم کرنا ہے اور معروف و منکر کا فرق مٹانا ہے اس طرح مسلم و کافر کے مابین قائم ایک آڑ اور حد کو ختم کرنا ہے چنانچہ اس کے نتیجہ میں جہاد اور اللہ کے دین حق کی سربلندی کی خاطر پیش کی جانے والی شہادتوں کا خاتمہ مطلوب ہے اور اللہ کی سرزمین میں اللہ کا نام بلند کرنے والوں کو ایک مکروہ حیلہ کے ذریعہ جہاد سے روکنا اور منع کرنا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہر دور کے لئے اور قیامت تک کے لئے اہل اسلام کو یہ ہے کہ: قاتلوا الذین لا یومنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتیٰ یعطوا الجزیۃ عن

(۱۵) سورہ النساء: ۸۹

یدٍ وهم صاغرون (۱۶) (جنگ کرو ان سے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور اس چیز کو حرام نہیں سمجھتے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اور دین حق کو قبول نہیں کرتے وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں کتاب دی گئی (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں ذلیل وخوار ہو کر)۔

اب بتائیے بھلا شراب نوش اور خنزیر خور، زانی ولوطی لوگوں کے ساتھ "وحدت ادیان کے کسی معاہدہ یں ومعاملہ میں شریک ہوا جا سکتا ہے؟ وہ جن کے نزدیک ہم جنس پرستی سمیت ہر وہ کام جائز ہو جسے عوام اور پارلیمنٹ جائز اور حلال قرار دے دیں اگرچہ اللہ نے اسے حرام قرار دیا ہو ایسے لوگوں کے ساتھ" وحدت ادیان" کی پینگیں بڑھانا سراسر کفر وارتداد ہے۔ انہیں تو نیچا دکھانے زیر دست رکھنے اور ان سے جنگ کرتے رہنے کا حکم ہے نہ کہ ان کی دعوت وحدت ادیان پر لبیک کہنے اور ان سے دوستی گانٹھنے کا۔ ارشاد باری ایسے مشرکوں کے بارے میں یوں ہے۔ وقاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة واعلموا ان الله مع المتقين (۱۷) (جنگ کرو تمام مشرکوں سے جیسے وہ جنگ کرتے ہیں تم سب سے اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے)۔

اس دعوت پر لبیک کہنا ارتداد ہے!

" وحدت ادیان" کی دعوت اگر کوئی مسلمان پیش کرے یا اس پر فریب نعرہ کا پروپیگنڈہ اور اس مقصد کے لئے کام کرے تو وہ مرتد شمار ہو گا اور اسلام سے اس کا تعلق ختم متصور ہو گا کیونکہ یہ دعوت اسلام کے بنیادی اعتقادی اصولوں سے متصادم ہے۔ ایسی دعوت کا داعی گویا اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی دعوت دے رہا ہے اور قرآن کی حقانیت کو باطل کر رہا ہے اسی طرح وہ قرآن کے اس حکم کے خلاف کام کر رہا ہے جس میں سابقہ ادیان ومذاہب اور کتب کو منسوخ قرار دیا گیا۔ چنانچہ یہ ایک قابل مذمت

(۱۶) سورہ التوبہ: ۲۹ (۱۷) سورہ التوبہ: ۳۶

اقدام ہوگا اور ایسا اقدام کرنے والا ادلۂ شرعیہ، قرآن و سنت اور اجماع کے بموجب مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا۔

قابل غور امور:

مذکورہ بالا آٹھ ضروری باتوں کی روشنی میں اہل اسلام کو درج ذیل امور پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

● کوئی بھی مسلمان جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی و رسول سمجھتا ہو اسے "وحدت ادیان" کی مکروہ دعوت دینا، اس کے لئے کام کرنا اس پر پسندیدگی کا اظہار کرنا اور مسلمانوں میں اس کا پروپیگنڈہ کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اس دعوت گناہ کی خاطر کسی قسم کی کانفرنسیں منعقد کرنا، سیمینارز اور اجتماعات کرانا یا ان میں شریک ہونا بھی گناہ ہے۔

● کسی مسلمان کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ تورات و انجیل (بائیبل) کی الگ سے طباعت کرے چہ جائے کہ وہ قرآن کریم کے ساتھ ملا کر ان کو چھاپے، شائع کرے اور ایک ہی جلد میں تینوں کو جمع کر کے ان کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو یہ اس کی گمراہی اور دین سے دوری متصور ہوگی کیونکہ کوئی مسلمان حق اور باطل کو یکجا کرنے کی جرأت و جسارت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کتابوں کو جمع کر کے اکٹھے شائع کرنا عین حق (قرآن) اور تحریف شدہ و منسوخ شدہ حق (تورات و انجیل) کو جمع کرنا ہوگا جو کہ ناجائز اور باعث گناہ ہے۔

● کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ مسجد، چرچ اور یہودی ٹمپل اکٹھے بنائے یا بنانے میں شریک ہو کیونکہ ایسا کرنا دراصل دیگر دو مذہب کو سچا جانتے ہوئے ان کی عبادت گاہ بنانے اور تعمیر کرنے میں شریک ہونا ہے۔ یہ ایک مادی فکر اور گمراہ کن اعتقاد ہے کہ

کے سوا نہ کوئی دوسرا دین اصل حالت میں باقی ہے اور نہ سچا ہے بلکہ تمام ادیان و شریعتیں قرآن کے آجانے کے بعد منسوخ قرار پاچکیں اور اب کسی کو بھی اپنی مرضی کا دین اختیار کرنے کی اجازت نہیں بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق سب کو دین اسلام دین مصطفیٰ کو قبول کرنا اور اس کو اختیار کرنا لازم ہے اور جو کوئی اس سے انحراف کرے گا وہ اللہ کا باغی ہوگا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ (کہ جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اختیار کرنا چاہے تو یہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا)

اسی طرح چرچوں یا یہودی عبادت گاہوں کو اللہ کا گھر کہنا بھی جائز نہیں کہ ان میں اب اللہ کے حکم کے مطابق عبادات نہیں کی جاتیں بلکہ اپنی خواہش نفس کے مطابق عبادات ہیں۔ کیونکہ اللہ کا آخری حکم تو یہ ہے کہ عبادات قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق کی جائیں اور وہی عبادات معتبر اور عند اللہ مقبول بھی ہوں گی جو اس کے آخری حکم کے مطابق ہوں۔ اس اصول کی روشنی میں دیکھیے کہ چرچ اور ٹیمپل میں ہونے والی عبادات کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے اور جب وہ عبادات، عبادات نہیں رہیں تو اس کے لئے بنائے جانے اور تعمیر کئے جانے والے عبادت خانے "بیوت اللہ" اللہ کے گھر کہلانے کے مستحق کیوں کر ہوں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ اب ان عبادت خانوں میں اللہ کی عبادت نہیں بلکہ کفر ہو رہا ہے سو یہ "بیوت کفر" کفر گاہیں کہلانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے مجموع الفتاوی میں لکھا ہے کہ لیست البیع والکنائس بیوت اللہ (۱۸) یعنی یہودی عبادت خانے اور چرچ اللہ کے گھر نہیں ہیں۔

۱۸۔ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ، جلد ۲۲، ص ۱۶۲

...کی دعوت دی جائے، انکی دعوت پر لبیک نہ کہا جائے:

کافروں کو دعوت اسلام دینا عموماً اور اہل کتاب کو دعوت اسلام دینا خصوصاً از روئے نصوص قطعیہ صریحہ مسلمانوں پر واجب ہے۔ مگر اس دعوت کا انداز حکیمانہ ہونا ضروری ہے البتہ دعوت اسلام کے حکیمانہ انداز میں اس بات کا خیال ضروری ہے کہ اپنے اصول وضوابط میں سے کسی سے بھی دستبرداری نہیں کی جائے گی بلکہ دعوت دین کا انداز ایسا ہو کہ دوسرے ... ... ے اور اگر وہ قائل نہ بھی ہو تو کم از کم حجت تمام ہو جائے تاکہ اس ... قل ہو کہ لیهلك من هلك عن بينة ويحيى من حي عن ... یعنی ہلاک ہو جانے جسے ہلاک ہونا ہے دلیل سے اور زندہ رہے جسے ... ہے دلیل سے) اللہ رب العزت نے اہل کتاب کو دعوت دین دینے کے بارے ... امع بیان سکھایا ہے فرمایا۔ قل یااهل الكتاب تعالوا الی کلمة سواء ... بینکم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون (۲۰)

(کہہ دیجئے! اے کتاب والو آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے۔ پھر اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دیجئے کہ گواہ رہنا ہم تو مسلمان ہیں)

اس انداز میں تو اہل کتاب سے بات ہو سکتی ہے مگر ان کی خواہش کے مطابق ان سے ڈائیلاگ (DIALOG) کرنا اور ان کے حسب خواہش اپنے وقار سے کم تر درجہ میں اتر کر ان سے بات کرنا اور ان کی ماننا اور اپنے اصولوں سے اعراض کرنا خود کو گمراہی کے گڑھے

۱۹۔ الانفال/۴۲

۲۰۔ سورہ آل عمران آیت/۶۴

تینوں مذہب (اسلام، یہودیت اور عیسائیت) سچے ہیں اور دنیا میں روئے زمین پر آباد لوگ جس مذہب کو چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ کھلی گمراہی ہے۔ کیونکہ اب اسلام کے سوا نہ کوئی دوسرا دین اصل حالت میں باقی ہے اور نہ سچا ہے بلکہ تمام ادیان و شریعتیں قرآن کے آجانے کے بعد منسوخ قرار پاچکیں اور اب کسی کو بھی اپنی مرضی کا دین اختیار کرنے کی اجازت نہیں بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق سب کو دین اسلام دین مصطفی کو قبول کرنا اور اس کو اختیار کرنا لازم ہے اور جو کوئی اس سے انحراف کرے گا وہ اللہ کا باغی ہوگا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه (کہ جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اختیار کرنا چاہے تو یہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا)

اسی طرح چرچوں یا یہودی عبادت گاہوں کو اللہ کا گھر کہنا بھی جائز نہیں کہ ان میں اب اللہ کے حکم کے مطابق عبادات نہیں کی جاتیں بلکہ اپنی خواہش نفس کے مطابق عبادات ہیں۔ کیونکہ اللہ کا آخری حکم تو یہ ہے کہ عبادات قرآن کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق کی جائیں اور وہی عبادات معتبر اور عند اللہ مقبول بھی ہوں گی جو اس کے آخری حکم کے مطابق ہوں۔ اس اصول کی روشنی میں دیکھ لیجئے کہ چرچ اور ٹمپل میں ہونے والی عبادات کی حیثیت کیا رہی جاتی ہے اور جب وہ عبادات، عبادات نہیں رہیں تو اس کے لئے بنائے جانے اور تعمیر کئے جانے والے عبادت خانے "بیوت اللہ" اللہ کے گھر کہلانے کے مستحق کیوں کر ہوں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ اب ان عبادت خانوں میں اللہ کی عبادت نہیں بلکہ کفر ہو رہا ہے سو یہ "بیوت کفر" کفر گاہیں کہلانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے مجموع الفتاوی میں لکھا ہے کہ لیست البیع والکنائس بیوت الله (۱۸) یعنی یہودی عبادت خانے اور چرچ اللہ کے گھر نہیں ہیں۔

۱۸۔ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ، جلد ۲۲، ص ۱۶۲